فون نمبر ۲۰۱۲۵ ۴۹۲ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۹

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

سالانہ دو سکی صرف چار روپے للعہ

فی پرچہ اٹھارہ نئے پیسے ۱۸ ن پ

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ محمد حسین شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۲۰۴ امین آباد لکھنؤ

۲۔ مبارک بکڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے خط و کتابت کی جائے۔

جلد نمبر ۳ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء مطابق ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۴ھ شمارہ نمبر ۲

عرس نمبر اور اس کے بعد

ہم نے عرس نمبر آپ کی نذر تو کر دیا اور چونکہ وہ بڑے حجم کا نکالنا پڑا۔ لہٰذا ایک نمبر شامل کرنا پڑے۔ مگر عجب میں ہم کو ایک قلق ضرور رہا اور وہ یہ کہ کاکوری اخبار کا بے چینی سے انتظار کرنے والے بڑی طرح پریشانی میں مبتلا رہے چونکہ عرس نمبر مشتمل تھا۔ ۱۵ اگست یکم ستمبر ۱۵ ستمبر کی اشاعتوں پر اور وہ بعد عرس ہم کر پائے۔ لہٰذا اسی وجہ سے اکثر و بیشتر حضرات نے یہ دریافت کرنا شروع کر دیا کہ کیا اخبار بند ہو گیا۔ یا ۱۵ اگست اور یکم ستمبر کا پرچہ ہم کو نہیں ملا۔ ایک غلطی اور ہو گئی۔ چونکہ حجم زیادہ تھا اخبار ریپر لگا کر روانہ کئے گئے ہمارے پاس چند اخبار واپس آئے ہیں وہ تو بھارت ہی کے ہیں چار اور جو امرتسر سے واپس ہوئے ہیں۔ جن حضرات کو عرس نمبر نہ ملا ہو۔ وہ ہم کو مطلع فرمائیں۔ ہم ان کو عرس نمبر روانہ کر سکتے ہیں۔

خواہ مخواہ کی خفگی

جہاں ہم کو ایسے خطوط مل رہے ہیں جس میں ہماری محنت کو بعض کرمفرما سراہ رہے ہیں وہاں ہمارے ایک محترم صرف اس بنا پر اخبار سے ناراض ہو گئے کہ ہم نے جن سنگھی وفد کا کاکوری دیکھا اس من و عن مضمون شائع کر دیا اور پھر عرس نمبر میں دوبارہ ہم نے صرف معاصر روزنامہ نوجیون سے اس خبر کو نقل کیا ہے بلکہ یہ بھی دیا ہے کہ معاصر نوجیون نے دی ہے۔

ہم بھائی شمیم صاحب سے عرض کریں گے کہ ان کا یہ اعتراض کہ ایسی خبروں کی اشاعت سیاست میں دخل دینا ہے غلط ہے۔ ہندوستان کا کاکوری اخبار آواز وطن ہے۔ آج جمہوری حکومت ہے۔ اخبارات کو تحریری و تقریری آزادی حاصل ہے ہر اس مسئلہ پر اس معاملہ پر اخبار احتجاج کرے گا جس سے پبلک مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ضرور ہے کہ الکشن قریب تر آتا جا رہا ہے۔ فی الحال اندر ہی اندر کھچڑی پکائی جا رہی ہے اس وقت تک کوئی کھلے چند دنوں بعد ان میں نظر آئے گا جب کنگ میکروں کا میدان صرف ہو جائے۔ ہمیں کسی وقت بھی کوئی آزادانہ اظہار خیال سے باز نہیں رکھ سکتا۔

محترم بھائی شاید آپ بھول گئے۔ لیگ اور کانگرس کے انتخابی دور پر اسی ٹاؤن ایریا کے انتخاب میں میرے بزرگ بھائی منشی مشکور علی صاحب کو نائب صدارت دی گئی تھی کہ شاید سعید کی

زبان بند ہو جائے۔ اس وقت بھی حق گوئی سے نہیں گھبرائے گی بلکہ اگر مسلمانوں کی نمائندگی کی ہوس کا اظہار کسی پلیٹ فارم سے کیا جائے گا خواہ کوئی شخصیت ہو از روئے انصاف پہلی آواز ہماری ہی ہوگی۔ جو مسلمانان وطن کی ترجمانی کرے گی۔

الکشن کا ایک تیر اور

جن سنگھی سورما شری گووند پرشاد وید ملیح آبادی کا ایک مختصر سا مضمون جن سنگھی اخبار سنسکر بھارت کی ۸ مارچ کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جس میں کاکوری اسپتال خصوصاً ڈاکٹر بگرامی صاحب کو ہدف ملامت بنایا گیا ہے۔ گووند پرشاد جی کاکوری سے کہاں تک واقفیت رکھتے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔ سیاسی لائن سے آنے والے لوگوں میں ہیں آج کل الکشن قریب آتا جا رہا ہے۔ اس طرح کی پیش بندیاں کر کے شاید اپنے امیدوار کے لیے بہتر خیال کر رہے ہیں۔ یا اپنے ہم خیالوں کی تالیف قلب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھول گئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے اسپتالوں کو کتنی امداد سالانہ دیتا ہے کوئی دیکھنے والا نہیں کہ مریضوں کی آمد کیا ہے۔ تو تین سو روپیہ سالانہ کی دوا جس کا کوری اسپتال کے لیے ناکافی ہیں۔ ڈاکٹر کہاں سے لا کر دے گا۔ کاش ڈسپنسری اگر نہ ہو تو اسپتال میں علاج بھی ممکن نہیں۔ شکایت کرنے یا کرانے والے وہ لوگ ہیں جو چمڑی جائے دمڑی نہ جائے پر عمل پیرا ہیں۔ اسپتال کے لیے کیا احکامات ہیں۔ آپ اس سے ناواقف ہیں۔ لکھنؤ کے سرکاری اسپتالوں کی حالت زار برابر اخبارات میں آرہی ہیں۔ تعصب کی عینک اتار دیجئے خود آپ کے ملیح آباد کے اسپتال کا کیا عالم ہے۔ چھپی ڈھکی چیز نہیں۔ یوں کہئے کہ انسان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتا ہے۔

پاکستانی ڈاک

پہلے کی خبریں

"ستارۂ خدمت" ایک نیا اعزاز

ہم دلی مسرت کے ساتھ اس خبر کو شائع کر رہے ہیں کہ جناب کموڈور محمد آصف صاحب علوی جو پاکستان نیوی سے ریٹائر ہو کر اب میرین اکاڈمی کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں ان کو حکومت پاکستان کی طرف سے ان کی بیش بہا خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ملک کا مایۂ ناز خطاب (ستارۂ خدمت) عطا کیا گیا ہے۔ ہم اس پر مسرت موقع پر جناب محمد آصف صاحب ان کے والد محترم اور بھائیوں بہنوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

آپریشن: محمد عارف صاحب علوی کے ذریعہ یہ خبر ملی کہ زاہدہ عزت صاحبہ کے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا آپریشن کیا گیا۔ نامہ نگار خصوصی خود تفصیل کے لیے گیا تو معلوم ہوا کہ موصوفہ کے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے میں کچھ روز ہوئے تکلیف معلوم ہوئی تھی اس کا وقتی علاج کر لیا گیا لیکن کچھ ہی دن بعد سخت تکلیف پیدا ہو گئی۔ ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا کافی غور کے بعد معلوم ہوا کہ یہ بدگوشت ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر نے آپریشن کر کے دو ایک ٹانکے لگا دیے۔ وہ چند روز تک کافی تکلیف میں رہیں۔ اب خدا کا شکر ہے بالکل اچھی ہیں۔

اعتماد الحسن علوی: باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اعتماد الحسن صاحب علوی کا تبادلہ ڈھاکہ ہو گیا۔ وہ وہاں ڈھاکہ پہنچ کر اپنے عہدہ کا چارج لے چکے ہیں۔ تازہ اطلاع یہ ملی ہے کہ انہوں نے مکان

نہیں مل پایا ہے۔ قیام شبیر صاحب علوی کے یہاں ہے۔ اعزا و احباب شبیر صاحب کے پتہ پر خطوط لکھیں۔

ثمر صاحبہ اہلیہ حسین ہاشمی کوئٹہ سے کراچی واپس آگئیں ماں (بیگم بشیر احمد علوی) اور بڑی بہن طاہرہ بھی واپس پہنچ گئیں۔ یہ سب لوگ ڈاکٹر کے مشورے پر تبدیل آب ہوا کے لیے کوئٹہ گئے ہوئے تھے۔ تقریباً دو ماہ تک قیام رہا۔

ولادت معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ جناب فاطمہ (اہلیہ شبیر احمد علوی) کے محل میں ۱۹ر اگست بروز شنبہ ہولی فیملی اسپتال میں صاحبزادہ تولد ہوا۔ زچہ بچہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔
خدا مبارک کرے۔

آمد معتبر اطلاع ہے کہ ۲۰ر اگست کو مادیہ (بیگم بشیر احمد صاحب قدوائی بنت ہمشیرہ و ذہین صاحب) بخیریت ہندوستان سے کراچی پہنچ گئیں۔

جناب عزیز الحسن صاحب صدیقی بجنوری موصوف اپنے لڑکوں سے ملنے کے لیے پاکستان آئے تھے۔ آپ پہلے راولپنڈی میں بڑے صاحبزادے خالد صدیقی صاحب کے یہاں کچھ روز قیام کر کے پچھلے ہفتہ کراچی پہنچے۔ جہاں چھوٹے صاحبزادے ذہیر احمد صدیقی کے یہاں قیام کیا۔ ستمبر میں ہفتہ میں ہندوستان واپس ہو گئے۔

شکیلہ بیگم فصیح الدین صاحب علوی بھارت سے بخیریت کراچی پہنچ گئیں۔ آمد کی خبر پا کر جناب منظر الدین صاحب دولہن کو لینے لاہور روانہ ہو گئے جس گاڑی سے یہ لوگ کراچی پہونچے تھے تو اسٹیشن پر دولہا اور ان کے قریبی اعزا و احباب نے بہت ہی پر تپاک خیر مقدم کیا۔

شہیر الدین صاحب داماد عظیم الدین صاحب علوی پشاور سے عظیم الدین صاحب کی قلبی تکلیف کی خبر پا کر کراچی آئے تھے چار روز قیام کے بعد پشاور واپس ہو گئے۔

قلبی دورہ خبر ملی ہے کہ جناب عظیم الدین صاحب علوی جو ابھی کچھ روز ہوئے ڈھاکہ سے کراچی تشریف لائے تھے آپ تجارتی کام سے پاکستان گئے تھے واپس آنے کے بعد آپ کی کمزوری میں اضافہ ہو گیا اور بسا اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل بیٹھا جاتا ہے۔ چنانچہ ذرا سی احتیاط کے بعد انھوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ ۵ر اگست کی رات کو ان پر بہت ہی سخت قلبی دورہ پڑا۔ فوراً ہی ان کو ڈاکٹر بجلی بھرہ کے پاس لے جایا گیا جہاں ایکسرے ہوا خون بھی ٹسٹ ہوا۔ ایکسرے سے معلوم ہوا کہ زیادہ خون قلب کی طرف رک رہا ہے۔ ذیابیطس کی بھی شکایت ہے۔ بعد میں شہر کے مشہور ڈاکٹر جناح اسپتال کے سرجن اشفاق کو بھی دکھایا گیا۔ جنھوں نے حالت تشویشناک دیکھتے ہوئے اسپتال میں داخلہ کا مشورہ دیا لہذا مشہور کلینک انکل ساریہ میں داخل کر دیا گیا۔ جہاں ہمارے نامہ نگار خصوصی نے ان سے ملاقات کی۔ انھوں نے خود بتایا کہ ۱۳ر اور ۱۴ر اگست کے دورے بہت سخت پڑے۔ ڈاکٹر نے موثر علاج کیا۔ مرض قابو میں آ گیا۔ اب سرجن نے مشورہ دیا کہ چند روز دن مکمل علاج کرنا چاہیے۔ ۲۰-۲۵ دن بعد گھر جانے کی اجازت مل جائے گی۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔ آمین

شادی خانہ آبادی یہ خبر بھی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ جناب کبیر الدین صاحب کراچی کی شادی کو محترمہ شمیم ناظم صاحبہ کے ساتھ ۱۲ر اگست ۱۹۶۳ء بروز یکشنبہ ۱۱ بجے دن بخیر و خوبی سرانجام پائی اس موقع پر ان کے خاص اعزا و احباب اور بہت ہی قریبی دوستوں نے شرکت کی۔ اللہ مبارک کرے۔

ادارہ موصوف کے جملہ اعزا و احباب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے

نکاح افضال احمد صاحب علوی کے مکان واقع ناظم آباد میں ہوا اور مولوی نادی خاں محمد حسن صاحب علوی نے ایجاب و قبول کرایا۔

ترقی بشیر الدین صاحب کرانی جو گورنمنٹ کے محکمہ خزانہ میں ملازم ہیں ان کے بارے میں تازہ پُر مسرت خبر ملی ہے کہ ان کو ترقی دیکر اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ بنا دیا گیا۔ ہم اس ترقی پر ان کو مبارکباد دیتے ہیں

آنکھ کھوٹی گئی معتبر ذرائع کی اطلاع ہے کہ جناب احمد مجتبیٰ صاحب علوی (عرف بدو میاں) کی آنکھ کا آپریشن ۱۷ ستمبر کو جناح اسپتال میں کیا گیا۔ یہ آنکھ موصوف کی دس ماہ پہلے جو حادثہ ہوا تھا اس کی وجہ سے متاثر ہوئی تھی۔ اب خدا کا شکر ہے آنکھ کا آپریشن کامیاب رہا۔ ڈاکٹر نے کہہ دیا تھا کہ جب تک آنکھ کی پٹی نہ کھل جائے اعزا و احباب کو ملاقات کرنے سے روک دیا ہے اس کے علاوہ موصوف کو علم تکالیف میں بھی گیا ہے۔

تازہ خبریں

شام ہمدرد ہمدرد منزل میں جناب حکیم محمد سعید صاحب دہلوی متولی ہمدرد وقف پاکستان کی جانب سے ۵ ستمبر کو جناب کموڈور محمد آصف صاحب علوی (ستارۂ خدمت) کمانڈنٹ میرین اکاڈمی چٹاگانگ کے اعزاز میں شام ہمدرد کی تقریب منائی گئی جس میں کراچی کے دانشور، ادبا، صحافی اور اعلیٰ عہدیداران حکومت نے شرکت کی۔

حاضرین جلسہ کو مہمان خصوصی کا تعارف کراتے ہوئے حکیم محمد سعید صاحب نے فرمایا کہ کموڈور محمد آصف علوی نہ صرف ایک عظیم الشان امیر البحر ہیں بلکہ ایک مثالی انسان بھی ہیں۔ وہ صرف بحریہ کے متعلق پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں بلکہ علم و ادب پر بھی تنقیدی نگاہ رکھتے ہیں۔ اگر انھوں نے بحری زندگی اختیار نہ کی ہوتی تو وہ یقیناً ایک ادیب و شاعر ہوتے۔ اس کے بعد جناب کموڈور محمد آصف علوی نے مقررہ موضوع "تاریخ میں بحریہ کا کردار" پر تقریر فرمائی جو دو گھنٹے مسلسل جاری رہی۔ بحریہ کی اہمیت کو اچھوتے انداز میں ثابت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عہد اسلامی میں مسلمان جہاز رانوں نے دنیا کے گوشے گوشے میں کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے آپ نے بتایا کہ یورپین طاقتوں نے بحریہ میں جو شاندار ترقی کی ہے وہ مسلمانوں کی رہین منت ہے حضرت امیر معاویہؓ حضرت محمد بن قاسمؒ اور دوسرے عرب فاتح کس طرح یورپین بحریہ کے سربراہوں سے کم نہیں تھے آصف صاحب نے بڑے ماہرانہ و مدبرانہ انداز میں تقریر کرتے ہوئے بحریہ کو دنیا میں امن و سلامتی کا نشان قرار دیا۔ ہر شخص آپ کی

وہ تقریر کو بڑی دلچسپی سے سن رہا تھا اور عالم تاثر یہ تھا کہ بحریہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت آج پوری طرح ہم پر روشن ہوئی ہے۔ سب سے اہم جس کا انکشاف کموڈور صاحب نے فرمایا وہ یہ تھا کہ (واسکوڈی گاما) کو منزل مقصود تک پہنچنے میں ایک عرب ملاح کی رہبری شامل ہے آپ نے آخر میں اپنی ٹریننگ کے دوران کے چند واقعات بھی بہت دلچسپ انداز میں بیان کئے تقریر بڑی جامع انداز بیان سادہ اور پُر تاثیر تھا۔

حاضرین نے آپ کو اس کامیاب تقریر پر فرداً فرداً مبارکباد پیش کی۔

شام ہمدرد کے اختتام پر حکیم محمد سعید صاحب کی جانب سے ایک پُر تکلف عصرانہ بھی دیا گیا۔

حالات وطن

نتائج امتحان :۔

شکیلہ بانو عباسی دختر فاروق علی صاحب عباسی کے بارے میں یہ سنکر مسرت ہوئی کہ موصوفہ نے مسلم یونیورسٹی سے بحیثیت پرائیوٹ امیدوار اس سال Part III بی۔ اے (B.A.) ہاوس تھرڈ سپلمنٹری میں سکنڈ ڈویزن میں کامیابی حاصل کرلی۔ خدا مبارک کرے۔

واحیہ بانو عباسی دختر فاروق علی صاحب عباسی میٹرک پاس کرنے کے بعد انٹرمیڈیٹ میں بیٹھ رہی ہیں۔

شمسہ بانو عباسی نے نواں درجہ پاس کرلیا اس سال گورنمنٹ انٹر کالج بارہ بنکی سے میٹرک میں شرکت کر رہی ہیں۔

حکیم اشتیاق احمد صاحب علوی دلی سے مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ شب گرمی کے باعث صحن میں سو رہے تھے۔ سرہانے تکیہ کے نیچے سرکاری کاغذات مع نقد رقم اور اسکول کی ۲۰-۲۲ کنجیوں کا گچھا رومال میں بندھا ہوا رکھا تھا قریب قریب ڈھائی بجے رات کو چور یہ سب سامان سرقہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ ابھی تک کچھ پتہ نہ چل سکا۔ سرکاری کاغذات کے باعث سخت فکر ہے۔

عرس شریف کی تفصیلات :۔

دلی کا یہ سالانہ عرس اسی آب وتاب شان وشوکت سے اپنی مقررہ تاریخوں پر انعقاد پذیر ہوا۔ موسمی حالات، اقتصادی مشکلات، اجناس کی قلت غرض ہر سمت ہوا کا رخ مایوس کر رہا تھا اور یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید ہم عرس کے جملہ مراسم حسب معمول ادا نہ کر پائینگے مگر بزرگان سلسلہ اور صاحبان عرس کا تصرف کہئے اور ربیع الثانی کی آنے والی دو کا نیں ۷، ۸ ربیع الثانی ہی سے آنا شروع ہو گئیں۔ ۱۰، ۱۷ اور ۱۸ کو اچھا خاصا میلہ لگ گیا۔ ۱۹ اور ۲۰ کی گھنگھور گھٹاؤں نے دوکانداروں کو بالکل مایوس کر دیا۔ مگر وہ ہی قدرت آس پاس قرب وجوار میں موسلادھار بارش ہوئی مگر کاکوری میں ایک بوند نہ پڑی۔ ۲۱ کا مجمع پہلے ہی بڑھا کرتا ہے۔ اس مرتبہ چونکہ اتوار پڑگیا مجمع قابو سے باہر تھا۔ ہم شکور ہیں موجودہ سب انسپکٹر صاحب کے اگرچہ وہ نئے تبدیل ہو کر آئے مگر ان کی ہدایات کے مطابق انکی متعینہ پولس نے ہم سے اچھا تعاون کیا۔ اور سابقہ سالوں کی طرح اس مرتبہ کوئی ایک بھی ناپسندیدہ واقعہ ہمارے کانوں میں نہیں پڑ پایا۔ ۲۱ اور ۲۲ کی محافل بہت گرم محفلیں رہیں۔ آخر کو تبرک زنبیر علی اور تجہیہ۔ کامیاب رہے اور دریا بھی اچھا۔ ۲۱ کو حضرت شاہ کاظم قلندر کا قل اور ۲۲ کو حضرت شاہ حبیب علی قلندر کے قل کے بعد یہ جشن دخوبی اختتام پذیر ہوا۔

محلہ عرس ۲۵ جمادی الاول کو بتاریخ وصال حضرت شاہ تراب علی قلندر کا سالانہ فاتحہ بھی حسب معمول اسی آب وتاب سے ہوا۔

الکشنی جلسے شروع :۔

۱۸ ستمبر کو محمد کامل خانصاحب کے ہمدردوں اور ووٹروں نے قاضی گڈھی وارڈ میں ایک ہنگامی جلسہ کیا۔ جلسہ جناب سکندر بیگ صاحب قدر کی صدارت میں ہوا۔ ڈھائی تین سو شرکا کی موجودگی میں جناب صدر نے رائے عامہ معلوم کرنیکی کوشش کی۔ پورے مجمع نے یہ یک آواز اسکا اعلان کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ موجودہ چیرمین محمد کامل خانصاحب آنے والے الکشن میں کھڑے ہوں۔ ہم دل وجان سے انکے ساتھ ہیں۔

۲۲ ستمبر کو دوسری شنگ کٹرہ وارڈ اور احاطہ حضرت صاحب وارڈ کا مشترکہ جلسہ گھسیاری منڈی کٹرہ بازار میں زیر صدارت بابو رام صاحب گپتا منعقد ہوا۔ شرکاء کی تعداد بھی تین سو سے کسی طرح کم نہ تھی۔ مقررین میں سید احمد علوی پیارے میاں، بابو رام صاحب گپتا تھے۔ آخر میں پبلک کے اصرار پر خود کامل خانصاحب کو بولنا پڑا۔ ساڑھے ۹ بجے رات کو جلسہ بحسن وخوبی ختم ہوگیا۔

۲۶ ستمبر چودھری محلہ وارڈ میں جلسہ ہونیکا اعلان ہے جلسہ قمر زماں صاحب کے لکھنؤی عہاطہ ٹنک کے میدان میں ہوا۔ وارڈ کے محترم بزرگ مولوی ساجد صاحب نے جلسہ کی صدارت کی مجمع ڈھائی تین سو سے اوپر تھا۔ سکندر بیگ صاحب قدر پیارے مرزا صاحب، سید احمد علوی نے تقریریں کیں جلسہ بہت کامیابی کیساتھ قریب دس بجے ختم ہوا۔

غالباً ۲۸ر ۲۹ر اکتوبر کو نامزدگی ہو چکنے کے بعد یہ معلوم ہو پائیگا کہ کون کون حضرات اپنے ارادے میں مستقل رہتے ہیں۔

علالتیں:-

والدہ عبدالواسع صاحب علوی۔ موصوفہ اس طرف شدید تکالیف میں مبتلا ہو گئیں۔ وجع المفاصل کا درد شدت پکڑ گیا۔ دونوں گھٹنے بیکار کر دئے نشست و برخاست مشکل ہو گئی۔ بخار آنے لگا۔ مختلف علاج ہوتے رہے۔ مجبوراً لکھنؤ ہی کہ ڈاکٹر فریدی صاحب کو متوجہ کیا گیا۔ مگر ڈاکٹر موصوف نے مشورہ دیا کہ کسی ہڈی کے ماہر کو دکھانا چاہیئے۔ عبدالواسع صاحب خود موجود تھے۔ ڈاکٹر مرزا ستو صاحب کو دکھایا۔ انھوں نے یہ بتایا کہ یہ مادی درد ہے۔ نسیں اور رگیں ایسی جام ہو گئیں کہ روانی خون ہو ہی نہیں سکتی۔ الکٹرک ہر دوسرے دن لگائی جا رہی ہے۔ ابھی کوئی فائدہ نمایاں نہیں ہے۔ بقول ڈاکٹر صاحب کے مرض دفی ہو گیا ہے۔ لہذا فائدہ بھی رفتہ ہی رفتہ ہوگا۔ باری تعالیٰ شفا دے۔

منشی مشکور علی صاحب۔ موصوف کی طبیعت بھی اس طرف زیادہ گر گئی تھی۔ پیشاب کی کثرت نے کمزور زیادہ کر دیا۔ چکر بھی محسوس ہونے لگے۔ مقامی ڈاکٹر کو متوجہ کیا تھا جس سے پہلے کے مقابلے میں فائدہ نظر آ رہا۔

شگفتہ دختر معین احمد صاحب علوی۔ بھی ٹائیفائڈ میں مبتلا ہو گئی تھی۔ بخار ایک سو پانچ تک پہونچ گیا تھا۔ اکیسویں دن بخار میں کمی محسوس ہوئی۔ ڈاکٹر لکھنا صاحب کو لکھنؤ بلا کر دکھایا۔ ان ہی کے علاج سے اچھی ہو گئی۔ بخار اترنے کے آٹھویں دن کھچڑی دی گئی کل ۹ ستمبر سے بخار پھر بڑھ گیا۔ پھر بھی دوائیں دی جا رہی ہیں۔ خدا کرے بخار اتر جائے۔

چودھری شفیق احمد صاحب (سلطان) جو عارضی پرمٹ پر ڈھاکہ سے ۱۹۶۰ سے ملنے آئے تھے۔ واپس ہونے والے تھے کہ بیمار پڑ گئے۔ کچھ سو ہضمی کی شکایت ہو گئی۔ ڈاکٹر نے جب تک سفر کرنے کے قابل نہ ہو جائیں چلنے سے روکا ہے۔ غالباً ۱۰ اور ۲۰ ستمبر تک روانہ ہو نگے۔ بعد کی خبر روانہ ہو گئے۔

منشی منظور علی صاحب علوی لکھنؤ سے خبروں میں معلوم کرکے تشویش پیدا ہو گئی کہ موصوف چٹاگانگ میں گر پڑے۔ داہنی طرف شانے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ واقف کار اپنے ساتھ جلد یا سے چٹاگانگ لے آئیں ہیں۔ ہم کو ابھی خبر موصول ہوئی تھی آج پاکستانی ڈاک سے تفصیل کا پتہ چلا ہے۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

منظور علی صاحب عباسی حاجی انعام علی مرحوم کے چھوٹے بھائی جو بھوپال آباد میں مقیم ہیں۔ ان کے بارے میں ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ وہ عرصہ سے بیمار ہیں اس طرف اچانک پیٹ میں شدید درد اٹھا اور بیہوش ہو گئے حالت کسیقدر نازک ہو گئی تھی۔ بحمداللہ طبیعت اب کچھ سنبھلی ہے اللہ تعالیٰ شفائے کلی عطا فرمائے۔

انیس احمد عباسی چار پانچ ہفتہ ہو گئے شدید نزلہ اور بخار اسکے ساتھ تنفس میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اعلاً حکیم خواجہ شمس الدین صاحب اور ڈاکٹر عظیم احمد صاحب صدیقی معالج ہیں۔ مرض میں تخفیف ہو رہی ہے۔ کمزوری اتنی زیادہ ہے کہ چلنے پھرنے میں کافی تکلیف ہوتی ہے۔ دمہ جولائی میں چند دن گومہ گئے تھے وہیں نزلہ کا حملہ ہوا تھا جسکے اثرات ابھی تک باقی ہیں۔

پروفیسر غلام احمد صاحب فرقت موصوف پر بھی ضیق النفس کا شدید دورہ پڑا تھا۔ دہلی سے دو ہفتوں کی چھٹی پر لکھنؤ آئے تھے یہاں ڈاکٹر فریدی صاحب کے زیر علاج رہے۔ مرض میں نمایاں تخفیف ہو جانے کے بعد واپس چلے گئے۔

انوار احمد عباسی سلمہٗ متعلم بی۔اے لکھنؤ یونیورسٹی دو ہفتے تک ٹائیفائڈ میں مبتلا رہ کر اب رو بصحت ہیں مگر ابھی کامل صحت نہیں ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عظیم صاحب صدیقی کے علاج سے بتدریج صحت ہو رہی ہے۔

عزیزم احمد ہاشمی متعلم ایف۔اے (میرپین) احمد صاحب ہاشمی پرنسپل نارمل اسکول فریدپور (بریلی) سخت قلبی دورے میں مبتلا ہو گئے۔ دو دو گھنٹے تک بیہوش رہے۔ مقامی ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ اب بفضل خدا کچھ صحت ہو رہی ہے عنقریب لکھنؤ لا کر اصل مرض کا علاج کیا جائے گا۔

خاتون افتخار پچھلے دو ماہ سے مسلسل بیمار ہے علاج لکھنؤ میں ہو رہا ہے طبیعت کبھی سنبھلتی ہے کبھی بگڑتی ہے۔ سب سے کمزور رو بصحت ہوگئی ہے۔ اللہ رحم فرمائے آمین۔ افتخار احمد صاحب۔ چھٹی میں بچی کو دیکھنے آئے تھے دو دن قیام کے

شاندار کامیابی: ہمیں یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ جناب سید لائق علی صاحب عباسی صاحبزادے جناب صادق علی صاحب عباسی آرکیٹیکچر چار سالہ کورس ملبہ فن تعمیر کے ڈپلوما کورس کے آخری سال کے امتحان میں پورے بورڈ کے طلباء میں فرسٹ کلاس فرسٹ آئے ہیں۔ ہم اس کامیابی پر جناب صادق علی صاحب عباسی اور لائق علی صاحب عباسی ان کی والدہ اور دیگر اعزاء خاص کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

آمنہ عزیزہ فاطمہ بنت عزت علی مرحوم اہلیہ حسن احمد صاحب مع خورد ۱۸ ستمبر ۶۳ء کو بخیریت کراچی پہونچ گئیں۔

مصطفیٰ علی صاحب عباسی مع بیگم صاحبہ کے پاکستان بخیریت پہونچیں وہ لاہور سے راولپنڈی گئے ہیں محمد خالد صدیقی صاحب کے یہاں کچھ روز قیام کے بعد کراچی آئیں گے۔

شہاب احمد صاحب کرمانی مع بیگم صاحبہ کے ڈھاکہ سے اعزا سے ملنے کے علاوہ نجی کام سے چند دنوں کے لئے کراچی آئے ہیں۔

خلیل یوسف صاحب صدیقی (داماد ضیاء الحسن صاحب مرحوم) مع بیگم صاحبہ اور خوش دامن صاحبہ کے لاہور سے کراچی پہونچے معلوم ہوا ہے کہ موصوف اپنے بھائی کی شادی کے سلسلے میں کراچی آئے ہیں۔

غزالہ سراج اور تسنیم سراج خبر ملی ہے کہ ۵ ستمبر کو سراج احمد صاحب علوی کی دونوں صاحبزادیاں جو چھٹیاں گذارنے کے لئے اپنے چچا انوار احمد صاحب علوی کے یہاں کراچی آئی تھیں دو ماہ قیام کے بعد لائلپور روانہ ہوگئیں آپکی جنید انور صاحبزادہ انوار احمد صاحب بھی بہنوں کے ساتھ لائلپور گئے ہیں جہاں چچا کے پاس تعلیم حاصل کرینگے۔

بیگم حمید الحسن صاحب عباسی جو اعزا سے ملنے ہندوستان گئیں تھیں بھوپال۔ لکھنؤ اور دیگر مقامات پر چند ماہ قیام کے بعد بخیریت کراچی پہونچ گئیں۔

محمد عسکری صاحب خالدی جو چند دن کے لئے پرمٹ پر اپنی چچی کے انتقال کے سلسلہ میں ہندوستان گئے تھے واپس آگئے۔

عبدالوالی صاحب جو شرکت عرس وطن آئے ہوئے تھے۔ ایک ماہ بعد اپنے مستقر پر واپس آگئے۔

شاہد احمد صاحب کرمانی کے یہاں سے اطلاع ملی ہے کہ آجکل انکے یہاں تمام بچوں کے یعنی توقیر، ضمیر، شکیل کے خارش ہوجانے سے بہت تکلیف ہے۔ تقریباً ایک ماہ ہوگیا ہے۔ بچے پہلے سے کچھ بہتر ہیں۔

اہلیہ مولانا محمد حسن صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ایک ہفتہ سے طبیعت ناساز ہے شدید نزلہ ہوگیا ہے اکثر چکر بھی آتے ہیں۔ کمزوری زیادہ ہوگئی ہے۔ علاج ہومیوپیتھک ہو رہا ہے۔

سعدیہ بی بی میر گریٹ کراچی کی اطلاع کہ موصوفہ جن کو ابھی کچھ ماہ گزرے جگر وغیرہ کی شکایت ہوگئی تھی ابھی کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا ہے۔ بہرحال پہلے سے تکلیف میں کسیقدر کمی ضرور ہے۔ علاج ڈاکٹری ہو رہا ہے۔

منشی منظور علی صاحب علوی گر پڑے۔ شانے کی ہڈی ٹوٹ گئی

ڈھاکہ مشرقی پاکستان سے ایک عجیب حادثہ کی خبر ملی ہے کہ منشی صاحب موصوف صبح کو ٹہلنے کے لئے حسب معمول گھر سے نکلے تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ ایک جگہ کیچڑ زیادہ تھی۔ موصوف نے اپنی چھڑی کو کیچڑ میں ٹیک کر پار ہونا چاہا مگر نہ معلوم کیا ہوا کہ وہیں پر گر پڑے اور سیدھے ہاتھ کی ہڈی شانے کی جانب ٹوٹ گئی کراچی میں محمد آصف صاحب سے اتنا ہی حال معلوم ہو پایا ہے اس سے زیادہ تفصیل ابھی تک نہیں ملی ہے جسکا انتظار ہے۔

حاجی عظیم الدین صاحب حسن کو پچھلے ماہ قلبی دورہ کی شدید تکلیف ہوگئی تھی شہر کے مشہور کلینک انکل سارایہ میں زیر علاج تھے۔ کافی دن اسپتال میں قیام کے بعد ڈاکٹر نے گھر آنے کی اجازت دیدی تھی۔ لیکن آتے ہی قلبی تکالیف شدت اختیار کر گئیں۔ ۱۳ ستمبر سے ۱۷ ستمبر تک آٹھ نو دورے پڑ چکے ہیں ڈاکٹروں کو کافی تشویش ہے۔ چنانچہ آج انکو جارج ہانوید کلینک میں داخل کیا جا رہا ہے باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے

ایم مسلم علوی۔ خبر ملی ہے کہ موصوف نے (۴) سالہ ڈسٹرکٹ کورس میں نمایاں حیثیت سے کامیابی حاصل کی خصوصیت یہ ہے

کہ آپ نے کلاس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے مسلم صاحب نے گرینل کالج اور پبلک کیمپنگ میں امتیازی نمبر حاصل کئے اور کلاس میں فرسٹ آئے ہیں۔ ہم اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

لندن روانگی۔ افتخار احمد صاحب داماد عماد الحسن صاحب علوی مرحوم جو کراچی میں پاکستان انٹرنیشنل ایرلائن میں گراؤنڈ انجینئر کے عہدے پر کام کر رہے ہیں ان کو ایک ماہ کے لئے ہوائی جہاز کی ٹریننگ کے لئے جس کا نام (ٹرائی ڈنٹ) ہے اور جس کو پی۔ آئی۔ اے نے اپنے یہاں چلانے والی ہے اس کے لئے افتخار صاحب کو لندن بھیجا گیا ہے۔ مزید اطلاع ملی ہے کہ بیگم حبیبہ افتخار صاحب بھی ایک ماہ بعد لندن جائیں گی۔ اور ٹریننگ ختم ہونے کے بعد یہ لوگ کچھ دن اور قیام کر کے کراچی واپس ہونگے۔

راضیہ بی بی کا انتقال

یہ جانکاہ خبر انتہائی حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ۱۰ ربیع الثانی بعد مغرب یکایک خرابی قلب کے دورہ میں مبتلا ہو کر انتقال فرمایا۔ مرحومہ مولوی محمد عاصم صاحب مرحوم قیس کاکوروی کی رفیق حیات تھیں۔ مولوی معروف الدین صاحب کی بڑی بہن تھیں بڑی خوبیوں کی بیوی تھیں خلق، خاکساری، خلوص میں طرۂ امتیاز رکھتی تھیں۔ اپنے تو اپنے غیروں کی ہمدردی میں اپنے آرام و چین کو تج دینا مرحومہ کے اوصاف حمیدہ میں شامل تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند مخیر بی بی تھیں۔ اللہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان خصوصاً محمد مرتضیٰ صاحب خالدی، معروف الدین صاحب علوی، محمد عسکری صاحب خالد اور دیگر اعزا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تصحیح اور ضروری تصحیح

احسان احمد صاحب علوی احسان کاکوروی پاکستان سے مطلع فرماتے ہیں کہ عرس نمبر نظر سے گذرا دیکھ کر حیرت ہوئی کہ آج سے ۱۰ سال پہلے یکم دسمبر [illegible] کے شمارہ میں یہ قطعہ جو حضرت شاہ محمد کاظم قلندر رح کی شان میں کہا گیا تھا وہ احسان کاکوروی کا تھا جو اس وقت اثر تخلص کرتا تھا۔ لیکن کوئی اخبار نظر سے گذرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وطن کے کچھ ایسے نامور شعراء گزرے ہیں اور دو ایک اب بھی ہیں جو اثر تخلص کرتے ہیں۔ خاکسار نے اثر بدل کر تخلص کر لیا۔ اس مرتبہ عرس نمبر میں وہی قطعہ جناب محمد رفیع صاحب اثر کے نام شائع ہوا ہے جو درست نہیں ہے۔

ناظرین اس کو تصحیح فرمالیں۔ یہ قطعہ

نہیں لازم کہ نازل مجھ پہ ہو کوئی عذاب
میں نے مانا میرے عصیاں ہیں نہایت بے حساب
خوف محشر کچھ نہیں یہ ناز ہے مجھ کو اثر
مدح خواں کاظم کا ہوں اور ہوں ثنا خوان بوتراب

سعید الدین حسین صاحب دیوی کا انتقال

بریلی سے بذریعہ تار یہ جانکاہ خبر ملی ہے کہ سعید الدین دیوی جو بریلی میں ٹھیکیدار میونسپلٹی تھے اور عرصہ سے مرض سل میں مبتلا تھے۔ اس طرف کچھ دنوں اس موذی مرض نے شدت پکڑ لی تھی اور آخر کار جان لیوا ثابت ہوا۔ اللہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان خصوصاً غمزدہ بیوہ غمگین صاحبزادہ و صاحبزادی کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے سرفراز پریس نادان محل روڈ لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔